روداد اجلاس

چوبیسواں سالانہ اجلاس عام

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

منعقدہ ۵ / اپریل ۱۹۹۶ء

مرتب : نعیم الدین احمد' منتظم عمومی

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا ۲۴واں سالانہ اجلاس عام مورخہ ۵ / اپریل ۱۹۹۶ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب' قرآن آڈیٹوریم' اتاترک بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوا۔ اجلاس عام کی صدارت محترم صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے فرمائی۔ یہ سالانہ اجلاس اراکینِ انجمن کی حاضری کے اعتبار سے نہایت بھرپور اور کامیاب رہا۔ اس میں بزم ہائے خدام القرآن کے ناظم جناب ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ صاحب اور معزز رکن مجلس شوریٰ جناب قمر سعید قریشی صاحب کی مساعی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ حافظ عاکف سعید صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے سالانہ اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد معتمد انجمن' ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے حاضرین اجلاس کو خوش آمدید کہا اور نہایت مختصر الفاظ میں مرکزی انجمن کی چوبیس سالہ تاریخ کا اجمالی خاکہ پیش کیا۔ یہاں انہوں نے خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا کہ پچھلے سالانہ اجلاس کے موقع پر ایک مؤسس رکنِ انجمن چوہدری نصیر احمد وِرک صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی تھی اور اسی اجلاس میں جناب اقتدار احمد صاحب جو کہ شدید علالت کے باعث اجلاس میں شریک نہ ہو سکے تھے' کے لئے صحت کی دعا کی گئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ جناب اقتدار احمد صاحب ۶ / جون ۹۵ء کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے ہیں اور انہوں نے مرحوم کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت کی درخواست کی۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ آج کے اجلاس میں حسب دستور مجلس شوریٰ کے نصف ارکان (یعنی ۲۵ میں سے ۱۳) کا انتخاب

بھی عمل میں لایا جائے گا۔ بعد ازاں انہوں نے گزشتہ سالانہ اجلاس (منعقدہ ۲۱/ اپریل ۹۵ء) کی کارروائی پڑھ کر سنائی۔ اراکین انجمن کی طرف سے صحتِ تحریر کی تصدیق کے بعد جناب صدر مؤسس نے روداد کی توثیق عطا فرمادی۔

جناب ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے حسب پروگرام ناظم اعلیٰ جناب سراج الحق سید صاحب کو سال ۹۵ء کی سرگرمیوں کا اجمالی خاکہ پیش کرنے کی دعوت دی۔ موصوف نے ذاتی طور پر حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اجلاس میں تشریف لانے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ خصوصیت سے انہوں نے منسلک انجمنوں کے صدور، فیصل آباد انجمن سے ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب، انجمن راولپنڈی اسلام آباد سے جناب محمد صدیق صاحب، انجمن سندھ کراچی سے جناب عبداللطیف عقیلی صاحب اور انجمن سرحد پشاور سے ڈاکٹر محمد اقبال صافی صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنی مصروفیات میں سے اجلاس کے لئے وقت نکالا اور تشریف لائے۔

انہوں نے بتایا کہ سال ۹۴ء میں مرکزی انجمن کی مجلس شوریٰ کے قیام کا فیصلہ عمل میں لایا گیا تھا جبکہ ترمیم شدہ دستورِ انجمن اپنی حتمی صورت میں ۹۵ء کے سالانہ اجلاس کے موقع پر پیش کیا گیا تھا۔ دستور کی رُو سے ہر مجلس شوریٰ چار سال کے لئے منتخب ہو گی، البتہ ہر دو سال کے بعد نصف اراکین مجلس شوریٰ کا انتخاب ہوا کرے گا۔ لہٰذا پہلی مرتبہ نصف اراکین مجلس شوریٰ کو قرعہ اندازی کے ذریعہ ریٹائر کیا گیا ہے اور آج ان کی جگہ نئے اراکین مجلس شوریٰ کا انتخاب اجلاس کا ایک اہم جزو ہے۔ بعد ازاں جناب ناظم اعلیٰ نے سال ۹۵ء کی سرگرمیوں کا اجمالی خاکہ پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ پانچ سال سے انجمن کی سالانہ رپورٹ وہ خود مرتب کر رہے ہیں، لیکن اس سال (۹۵ء) کی سالانہ رپورٹ مدیر عمومی جناب محمود عالم میاں صاحب نے مرتب کی ہے جس سے رپورٹ پڑھنے والوں کو ایک تازہ ہوا کے جھونکے کا احساس ہو گا۔

جناب ناظم اعلیٰ نے اراکین انجمن کے اعداد و شمار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سال ۹۵ء کے دوران انجمن کے حلقہ محسنین، مستقل ارکان اور عام ارکان کی تعداد میں بالترتیب ۵، ۴ اور ۴۰ کا اضافہ ہوا اور اس طرح ان تینوں حلقوں کی کل تعداد بالترتیب

۳۱۸' ۱۶۷ اور ۴۲۴ ہو گئی۔ انہوں نے توجہ دلائی کہ سال ۹۵ء میں اراکین انجمن کی تعداد میں بہت کم اضافہ ہوا ہے' بلکہ یہ اضافہ سال ۹۴ء کے اضافہ سے بھی کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ انجمن کے اخراجات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جبکہ آمدنی میں اس طور سے اضافہ نہیں ہو رہا۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر آمدنی میں اضافہ نہ ہوا تو اللہ نہ کرے کہ ہمیں وہ دن دیکھنا پڑے جب پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی طرح انجمن کو بھی رول بیک کرنا پڑے۔

انجمن کے شعبہ اکیڈمک ونگ کا ذکر کرتے ہوئے ناظم اعلیٰ نے فرمایا کہ اس شعبہ نے دوران سال ۹۵ء چھ نئی کتب شائع کیں' چار کتابوں کے نظر ثانی شدہ ایڈیشن شائع کئے اور ۲۱ کتابوں کے اغلاط کی تصحیح کے بعد نئے ایڈیشن شائع کئے۔ ماہنامہ میثاق' حکمت قرآن اور پندرہ روزہ ندائے خلافت معمول کے مطابق شائع ہوتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک عرصہ سے انجمن میں شعبہ انگریزی کی کمی کا احساس شدت سے محسوس کیا جا رہا تھا' الحمد للہ ۹۵ء میں اس شعبہ کا قیام عمل میں آگیا ہے۔ اب محترم صدر مؤسس کے دروس و خطابات کے انگریزی میں ترجمہ کے علاوہ ایک انگریزی پرچہ "The Quranic Horizons" جلد شروع کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے خسارہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سال ۹۵ء کے دوران ان تینوں پرچوں کا خسارہ =/۱,۶۸,۹۰۰ روپے ہے۔ اس کی وجہ انہوں نے خریداروں اور اشتہارات کی کمی بیان فرمائی۔ بعد ازاں انہوں نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ انجمن کے ان پاکیزہ پرچوں کے لئے عریانی اور فحاشی سے پاک صاف ستھرے اشتہارات کا انتظام کریں اور نہ صرف خود ان کے قاری بنیں بلکہ ان کے خریداروں میں اضافہ کی کوشش کریں اور اس طرح ان کے خسارہ میں کمی کرنے میں مدد فرمائیں۔

جناب ناظم اعلیٰ نے بتایا کہ مرکزی انجمن کی لائبریری میں سال ۹۵ء کے دوران ۱۹۶ کتب کا اضافہ ہوا۔ اس طرح کتب کی کل تعداد ۵۸۸۷ ہو گئی ہے۔ ۱۳۰ ہفتہ وار اور ماہوار رسائل تبادلہ کے طور پر موصول ہوتے ہیں۔ روزانہ پانچ اخبار' جن میں تین اردو اور دو انگریزی ہیں' خریدے جاتے ہیں۔

جناب ناظم اعلیٰ نے حاضرین کو بتایا کہ سال ۹۵ء میں ماہ رمضان کے دوران دورۂ ترجمۂ قرآن کی سعادت انجمن ملتان پنجاب کے جناب مختار حسین فاروقی صاحب کے حصہ میں آئی۔ انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے اس اہم ذمہ داری کو نبھایا۔ انجمن کے شعبۂ حفظ سے ۲۰ طلبہ نے حفظِ قرآن کی تکمیل کی۔ سب سے کم عرصہ میں قرآن مجید حفظ کرنے والے حافظ محسن محمود ہیں جنہوں نے ساڑھے نو ماہ کی قلیل مدت میں یہ سعادت حاصل کی۔

مرکزی انجمن کے اہم شعبہ "مکتبہ" کا ذکر کرتے ہوئے ناظم اعلیٰ نے فرمایا کہ سال ۹۵ء کے دوران مکتبہ کی کارکردگی بہت اچھی رہی۔ دوران سال =/۴,۷۲,۹۰۰ روپے کی کتب فروخت کی گئیں۔ ۲۱,۵۱۳ آڈیو کیسٹس اور ۱۴۷۴ ویڈیو کیسٹس فروخت کی گئیں۔

ناظم اعلیٰ جناب سراج الحق سید صاحب نے قرآن کالج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دوران سال قرآن کالج میں F.A اور B.A کی کلاسز معمول کے مطابق جاری رہیں۔ F.A کا نتیجہ ۹۲.۳۷ فیصد رہا۔ کُل ۱۳ طلبہ میں سے ۱۲ پاس ہوئے۔ ان میں سے چار طلبہ نے فرسٹ ڈویژن اور آٹھ نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ اس سال ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے داخلے بہت امید افزا رہے۔ اس کورس میں ۳۵ مرد اور ۱۴ خواتین نے داخلہ لیا۔ ان میں دو فیملیز کے علاوہ ایک خاتون اور ایک صاحب U.S.A سے اور ایک صاحب کینیڈا سے آئے ہیں۔ ایک سالہ کورس کو ملا کر قرآن کالج کے طلبہ کی کل تعداد ۱۵۸ ہے۔ موسم گرما کی چھٹیوں کے دوران ۳۸ طلبہ نے اسلامک جنرل نالج ورکشاپ میں حصہ لیا۔ قرآن کالج کے اساتذہ کی تعداد جو کہ ۹۴ء میں دس تھی، اس سال بڑھ کر چودہ ہو گئی۔ گویا دوران سال چار اساتذہ کا اضافہ ہوا۔ سال ۹۵ء سے BA کا اضافی سال ختم کر دیا گیا ہے۔ قرآن کالج ہاسٹل میں گزشتہ چند سال سے رہنے والے طلبہ بہت زیادہ آ رہے ہیں۔ اس مرتبہ ان طلبہ کی تعداد سو تھی۔

شعبہ خط و کتابت کورس میں شرکاء کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ فکری و عملی رہنمائی کورس میں شرکاء کی تعداد ۱۹۲۰ اور ابتدائی عربی گرامر کورس کے شرکاء کی تعداد ۱۱۵۹ ہے۔

دوران سال شعبہ سمع و بصر نے اپنی ذمہ داریاں باحسن ادا کیں۔ خصوصاً اس شعبہ نے مرکزی انجمن کی ایک تعارفی فلم تیار کی جسے شعبہ کا کارنامہ کہا جاسکتا ہے۔

محترم سید صاحب نے بزم ہائے خدام القرآن کے شعبہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ اس شعبہ کے زیر اہتمام لاہور شہر میں مختلف جگہ پر عربی کلاسز جاری رہیں۔ ماہ رمضان کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ خصوصاً محترم صدر مؤسس کا کتابچہ "قرآن مجید کے حقوق" دس ہزار کی تعداد میں تقسیم کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ علاوہ ازیں مختلف مقامات پر Get-together اور باہم تعارف کی محافل کا اہتمام کیا گیا۔

جناب ناظم اعلیٰ نے بتایا کہ انجمن کے شعبہ ایڈمن نے اپنی معمول کی دفتری ذمہ داریوں کے علاوہ انجمن کی ضروریات کے لئے گورنمنٹ اور سیمی گورنمنٹ کے اداروں سے مسلسل رابطہ جاری رکھا۔ اس شعبہ نے اپنی ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کیں۔

شعبہ اکاؤنٹس اور کیش کا ذکر کرتے ہوئے ناظم اعلیٰ نے فرمایا کہ یہ شعبہ اپنے مختصر سٹاف کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں بطریق احسن ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے خصوصی طور پر انٹرنل آڈٹ کے لئے جناب رحمت اللہ بٹر صاحب اور ایکسٹرنل آڈٹ کے لئے جناب رحمٰن میر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ یہ دونوں اپنی ذمہ داریاں اعزازی طور پر ادا کر رہے ہیں۔

آخر میں جناب ناظم اعلیٰ نے بتایا کہ جامع القرآن کی توسیع کا کام جو اپریل ۹۵ء میں شروع ہوا تھا، دوران سال اس کا civil work مکمل ہو گیا ہے۔

معتمد انجمن، جناب ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے پروگرام کو آگے بڑھاتے ہوئے مرکزی انجمن کے ناظم بیت المال جناب شیخ محمد عقیل صاحب کو دعوت دی کہ وہ سال ۹۵ء کے اکاؤنٹس کی highlights پیش کریں۔ شیخ محمد عقیل صاحب نے مختصراً سالانہ اکاؤنٹس کے اعداد و شمار پیش کئے۔ ساتھ ہی انہوں نے انجمن کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور گرتی ہوئی آمدنی پر تشویش کا اظہار کیا اور اراکین انجمن کو متوجہ کیا کہ وہ انجمن کی آمدنی میں اضافہ کے لئے بھرپور تعاون کریں۔

صدر مؤسّس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا خطاب

محترم صدر مؤسس نے اپنے خطاب کا آغاز سورۃ البیّنہ کی ابتدائی دو آیات اور سورۃ الطلاق کی آیت نمبر۱۱۔ ۱۲ کی تلاوت سے کیا اور واضح فرمایا کہ اللہ کی کتاب اور اللہ کا رسول مل کر "البیّنہ" کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ ان دونوں کی اپنی اپنی جگہ اہمیت ہے اور ان میں سے کسی ایک کی اہمیت کو گھٹانے یا اسے نظر انداز کرنے سے پورا تصورِ دین بگڑ جاتا ہے اور فکری گمراہی کے راستے کھل جاتے ہیں۔ صدر مؤسّس نے فرمایا کہ صرف ۲۳ برس کی مختصر مدت میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دینا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بے مثال کارنامہ ہے جس کی پوری انسانی تاریخ میں اور کوئی نظیر نہیں ملتی۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اس عظیم انقلابی جدّوجہد میں "آلۂ انقلاب" کی حیثیت قرآن حکیم کو حاصل تھی۔ بقول مولانا حالی ؎

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا — اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

اور بقول اقبال ؎

چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود — جاں چو دیگر شد جہاں دیگر شود

(کہ یہ قرآن جب کسی کے دل میں اتر جاتا ہے تو اس کی زندگی میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ اور جب فرد کی زندگی میں انقلاب آتا ہے تو یہ چیز پورے جہان کی تبدیلی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے)

اور یہ "آلۂ انقلاب" آج بھی امّتِ مسلمہ کے پاس موجود ہے، مشکل یہ ہے کہ افرادِ اُمّت اس کی قدر و قیمت سے آگاہ نہیں ہیں۔ آج اسلام بحیثیتِ دین دنیا کے کسی خطے میں قائم و غالب نہیں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ان علاقوں اور ملکوں میں بھی مغلوب و سرنگوں ہے جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ غلبہ و اقامتِ دین کی جدوجہد کا اولین مرحلہ یہی ہے کہ شمشیرِ قرآنی ہاتھ میں لے کر اسی طرح علمی و فکری جہاد کیا جائے جیسے مکی دور میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے جاں نثاروں نے جہاد بالقرآن کا عملی نمونہ پیش کیا تھا۔ اس مرحلے کو سر کئے بغیر انقلاب کے خواب دیکھنا خود فریبی

کے سوااور کچھ نہیں!

صدر مؤسس نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ وہ خواب جو علامہ اقبال نے "دارالاسلام" کی صورت میں دیکھا تھا اور مولانا ابوالکلام آزاد نے "دارالارشاد" کے قیام کے ذریعے جس خواب کی عملی تعبیر دیکھنے کی آرزو کی تھی' اللہ تعالیٰ نے صدر مؤسس اور مرکزی انجمن کی مساعی کو شرفِ قبول عطا فرماتے ہوئے ان کے ذریعے اس خواب کی عملی تعبیر ظاہر فرمادی۔

قرآن اکیڈمی اور قرآن کالج جیسے اداروں کا قیام جہاں سے سینکڑوں گریجوئیٹس اور اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان دو سالہ اور ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کرکے اب دروس و تقاریر کے ذریعے قرآن کی تعلیمات کو عام کرنے میں مصروف ہیں' اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ اللہ نے اس کام کو قبول فرمالیا ہے۔ ان اداروں کے ذریعے بحمد اللہ اس وسیع خلیج کو پاٹنے کا سامان فراہم ہو گیا جو ہمارے یہاں رائج دو مختلف نظام ہائے تعلیم کے باعث بتدریج وسیع تر ہو رہی تھی اور جسے پاٹنا ناممکن نظر آتا تھا۔ اس غلط نظام تعلیم کے باعث مدارسِ دینیہ سے فراغت حاصل کرنے والے طلبہ علومِ جدیدہ سے قطعی ناواقف ہوتے ہیں اور کالجوں اور یونیورسٹیوں سے تعلیم یافتہ طلبہ دینی علوم سے بالکل بے گانہ ہوتے ہیں۔ ان کے قلوب و اذہان پر چونکہ دورِ جدید کے باطل نظریات اور افکار کا تسلط ہوتا ہے لہٰذا وہ قرآن کو محض ایک موروثی عقیدے کی بنا پر اللہ کا کلام تسلیم کرتے ہیں' قرآن کی تعلیمات اور اس کے فکر و فلسفہ پر انہیں اطمینانِ قلبی حاصل نہیں ہوتا۔ صدر مؤسس نے اس امر پر اللہ کا خصوصی شکر ادا کرتے ہوئے مسرت کا اظہار کیا کہ قرآن کالج اور قرآن اکیڈمی سے دینی کورس مکمل کرنے والے طلبہ اس تضادِ فکری کا شکار نہیں ہیں بلکہ وہ قرآن حکیم پر "مطمئن" ہو کر یہاں سے رخصت ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ "رجوع الی القرآن" کا ایک مرحلہ اللہ نے ہمارے ہاتھوں پایۂ تکمیل کو پہنچایا ہے اور اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کام کو زیادہ سے زیادہ وسعت دی جائے۔

انجمن کی مجلس شوریٰ کے نصف ارکان کا انتخاب

صدر مؤسس کے خطاب کے بعد نماز عشاء باجماعت ادا کی گئی اور اس کے بعد حسب پروگرام مجلس شوریٰ کے نصف ارکان کے انتخاب کے لئے کارروائی کا آغاز ہوا۔ چنانچہ اب ناظم انتخاب محترم محمد بشیر ملک صاحب نے ڈائس سنبھالا اور سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :

"معزز اراکین مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اس دفعہ داستان انتخاب کچھ مختلف اور مختصر سی ہے۔ مختلف اس لئے کہ اس دفعہ صرف نصف اراکین مجلس شوریٰ کا انتخاب ہونا ہے اور مختصر یوں کہ انتخاب کے ابتدائی مراحل کے بعد بقیہ مراحل سے گزرنے کی نوبت نہیں آئی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

مجلس شوریٰ نے اپنے ۱۷/ نومبر ۹۵ء کے اجلاس میں جہاں انجمن کے آئندہ سالانہ اجلاس کی تاریخ مقرر کی وہاں دستور کی دفعہ ۳ (و) (۲) کے مطابق مجلس شوریٰ سے دستبردار ہونے والے نصف ارکان کا تعین بھی بذریعہ قرعہ اندازی کر لیا۔ اس طرح جو حضرات دستبردار ہوئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

حلقہ نمبر۱ مؤسسین اور محسنین میں سے

۱ ۔ جناب سراج الحق سید صاحب
۲ ۔ جناب چوہدری شہباز الدین صاحب
۳ ۔ جناب ڈاکٹر عارف رشید صاحب
۴ ۔ جناب قمر سعید قریشی صاحب
۵ ۔ جناب لطف الرحمٰن خان صاحب
۶ ۔ راقم الحروف محمد بشیر ملک
۷ ۔ جناب وقار احمد صاحب

حلقہ نمبر۲ مستقل ارکان میں سے

۱ ۔ جناب احسن الدین صاحب
۲ ۔ جناب ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ صاحب

حلقہ نمبر ۳ عام ارکان میں سے

۱۔ جناب الطاف حسین صاحب ۲۔ جناب میجر خاور قیوم صاحب

۳۔ جناب چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب ۴۔ جناب غازی محمد وقاص صاحب

۲۔ مجلس شوریٰ کے نومبر ۹۵ء ہی کے اجلاس میں راقم الحروف کو ناظم انتخاب مقرر کیا گیا اور ہدایت کی گئی کہ فارغ ہونے والے ممبران مجلس شوریٰ کی خالی نشستوں کو پُر کرنے کے لئے انتخابات کا اہتمام کیا جائے۔ نیز یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ رائے دہی کا حق صرف ان وابستگان انجمن کا محفوظ ہوگا جو اپنا ماہانہ زرِ تعاون ۳۱ دسمبر ۹۵ء تک ادا کر دیں۔

چنانچہ راقم الحروف نے اپنے خط مورخہ ۶ جنوری ۱۹۹۶ء کے ذریعے تمام وابستگانِ انجمن سے رابطہ قائم کیا جس میں دیگر امور کے علاوہ ان سے استدعا کی گئی کہ وہ اپنے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۵ء تک کے واجبات ۲۰ جنوری ۱۹۹۶ء تک ادا کر دیں۔

۲۱ جنوری ۱۹۹۶ء کو جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ حلقہ نمبر ۱ مؤسسین اور محسنین' حلقہ نمبر ۲ مستقل ارکان اور حلقہ نمبر ۳ عام ارکان میں سے علی الترتیب ۱۴.۲۴ '۸۱.۲۳ اور ۱۹ فیصد وابستگان انجمن نے اپنے واجبات ادا کئے ہیں۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے کہ یہ یقیناً مایوس کن تھی' واجبات کی ادائیگی کی آخری تاریخ میں ۲۹ فروری ۱۹۹۶ء تک توسیع کر دی گئی اِس توسیع شدہ تاریخ کے گزرنے کے بعد پھر جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ حلقہ نمبر ۱' حلقہ نمبر ۲ اور حلقہ نمبر ۳ کے اراکین میں سے علی الترتیب ۳۰ فیصد' ۲۷ فیصد اور ۲۱ فیصد حضرات نے ۳۱ دسمبر ۹۵ء تک کے واجبات ادا کئے ہیں۔

اس عدم تعاون کی وجوہات کیا ہیں اس پر کچھ عرض کرنے سے میں معذور رہوں کیونکہ یہ میرے دائرہ کار میں نہیں۔

انتخاب کے دوسرے مرحلے کی تیاری میں ان حضرات کی فہرستیں مرتب کی گئیں جو مجلس شوریٰ کی خالی نشستوں کو پُر کرنے کے لئے تجویز ہو سکتے تھے اور یہ فہرستیں مناسب تعداد میں قرطاسِ تجویز کے ساتھ ان وابستگانِ انجمن کو ارسال کر دی گئیں جن کا حقِ رائے دہی محفوظ تھا۔ یہ فہرستیں اور قرطاس تجویز ۷ مارچ ۱۹۹۶ء کو ارسال کی گئیں۔ اس مراسلے میں تجویز کنندگان سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ قرطاس تجویز مکمل کر کے ناظم انتخاب کو ۲۱

(باقی صفحہ ۵۴ پر)